Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۰ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۰۸

آزادی کا راز ــــ اخلاق کی مضبوطی

اگر کوئی کام اخلاقی لحاظ سے مضبوط ہو جائے اور اپنے نوک پلک درست کرے اور اپنے اندر توازن پیدا کرے اور حرص و ہوا سے باز آجائے اور قناعت کی زندگی بسر کرنا سیکھ جائے اور غربت میں بھی اپنی غریبانہ جنت بنانے کی اہلیت پیدا کرے۔ تو ایسی قوم پر دنیا کی کوئی طاقت حکومت نہیں کر سکتی۔ اعلیٰ اخلاق سے بڑھ کر انسان کا کوئی دفاع نہیں ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲۔ مارچ ۱۹۹۱ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں بڑی قابلِ غور ہیں۔ اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی اُمید وسیع ہوتی اور اہل ایمان کا یقین زیادہ ہوتا ہے۔ وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کی ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ کوئی فیض نہیں ملتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اُسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفتِ کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے۔ اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کر لے۔ سرمد نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سرمد گلہ اختصار می باید کرد — یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا تن برضائے یار می باید کرد — یا قطع نظر زیار می باید کرد

حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے۔ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے ساتھ سچّا تعلق نہ ہو تو پھر سخت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں بھی ایک مصرعہ مشہور ہے ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۹۶ - ۵۹۷)

نمایاں کامیابی

مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اطلاع دیتے ہیں کہ

جیل کے باسیوں میں سے پہلے فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے والے اسیر راہِ مولیٰ مکرم محمد الیاس صاحب منیر ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۹۱ء میں یہ امتحان فیصل آباد سیکنڈری تعلیمی بورڈ سے ۶۰۰/۴۱۵ نمبر لے کر درجہ اول میں پاس کیا یعنی ۶۹٪ نمبر حاصل کئے جو ایک ریکارڈ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے اور جماعت کے لئے مفید بنائے۔

مکرم محمد الیاس صاحب منیر آجکل فاضل اُردو کا امتحان دے رہے ہیں۔ گذشتہ روز ان کا پہلا پرچہ تھا جو خدا کے فضل سے بہت اچھا ہو گیا۔ خدا کرے کہ وہ اس امتحان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم رفیق احمد صاحب ناصر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد مکرم رشید احمد صاحب جاوید بھیروی اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک چنیوٹ ابن مکرم سراج الدین صاحب بھیروی مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۹۲ء کو نماز مغرب کے بعد اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۴۹ سال تھی۔ اگلے روز نماز جمعہ کے بعد بیت اقصیٰ میں مکرم بشیر احمد صاحب کاہلوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم سیّد میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالثؒ) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بڑے بڑے تفصیلی حکم دے دیئے۔ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، زخم کے بدلے اسی قسم کی سزا اس کو ہو جائے۔ تفصیلی، معیّن احکام بیان کر دیئے ہیں معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کے لئے اور امن کو قائم کرنے کے لئے (۔) پہلے تفصیل بیان کی حکم کی۔ پھر اصول بیان کیا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے (۔) ان کی زندگی ویسی بن جائے گی جیسی قرآن کریم کے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ ہجرت ۱۳۷۱ ہش — ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء

حقائق کی پہچان

یہ بات انسان کے فائدے ہی کی ہے کہ اسے یہ معلوم نہیں کہ اس نے اس دنیا میں کب تک رہنا ہے اور کب یہاں سے کوچ کر جانا ہے۔ دنیا کی ساری ترقی کا انحصار اسی بات پر ہے۔ ہر شخص لگاتار کوشش کر رہا ہے کہ وہ خود بھی ترقی کرے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھی ترقی کرے اگر اسے معلوم ہو جائے کہ کب تک رہنا ہے اور کب چلے جانا ہے تو سارے کام ٹھپ ہو جائیں۔ نہ کام کرنے کا فائدہ اور مقصد نظر آئے اور نہ کام کرنے کو جی چاہے۔ طالب علم اپنی تعلیم چھوڑ دے۔ مزدور اپنی مزدوری سے ہاتھ اٹھا لے اور کارخانۂ حیات بے یقینی کا شکار ہو کر اپنے غیر طبعی اختتام کو پہنچ جائے۔

لیکن یہ معلوم نہ ہونے کے باعث کہ کب تک اس دنیا میں قیام ہے انسان کے دل میں ہمیشگی کا تصور پیدا ہونے لگتا ہے۔ منہ سے کہتا ہؤا بھی کہ یہ دنیا عارضی ہے وہ اسے اپنے لئے عارضی نہیں سمجھتا۔ اس طرح اس کے لئے تگ و دَو کرتا ہے کہ ہمیشہ اسی دنیا میں رہے گا۔ لڑائی جھگڑے پیدا بھی کر لیتا ہے اور پھر جیت جانے کے لئے جائز و ناجائز ذرائع بھی استعمال کر لیتا ہے۔ اسے ایک رنگ میں تو نقصان بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ ان دونوں باتوں کو پیش نظر رکھے کہ یہاں پتہ نہیں کتنی دیر رہنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تگ و دَو بھی جاری رکھے تو یہ بات اس کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ انسان فانی ہونے کی وجہ سے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جائے اور یہ کہہ کر کچھ کرے ہی نہ کہ آخر یہاں کب تک۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ اس سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ تو مانے اور اچھی طرح جانے کہ وہ فانی ہے۔ بقا صرف اور صرف خدا ہی کو ہے۔ لیکن جس معاشرہ میں رہ رہا ہے اور جب تک رہنا مقدر ہے اس میں ہاتھ پاؤں چلائے۔ اور پوری کوشش کے ساتھ ہر کام میں دل لگا کر بہتر نتائج پیدا کرے۔

اگر ہم اپنے فانی ہونے کو بھی ایک حقیقت سمجھیں اور محنت سے کام کرنے کی ضرورت کو بھی ایک حقیقت سمجھیں تو یقیناً ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق بسر ہو گی اور یہی زندگی کا مقصد وحید ہے کہ اس کی رضا کے مطابق زندگی گذاریں۔

اے خدا تُو ہم میں سے ہر شخص کو اس بات کی سمجھ بھی عطا کر اور اس پر عمل کی توفیق بھی دے۔

ہر دِل ہے غمزدہ تو ہر اِک آنکھ اشکبار
حضرت! ہر ایک فرد ہؤا ہے شریکِ غم
دامانِ صبر ہاتھ سے جاتا ہے چھوٹ چھوٹ
یہ ہے رضا خدا کی تو راضی رہیں گے ہم

ـــــ ابوالاقبال

کوئی سُنتا ہے کوئی کہتا ہے
سُننے والا ہی ظلم سہتا ہے

میرا دل اک خلا سہی لیکن
اس خلا میں کوئی تو رہتا ہے

کر دیا تُو نے لاجواب مجھے
کیا ترا بھی سوال رہتا ہے

دل کے دریا کی بات کرتے ہو
وہ تو اُوپر کی سمت بہتا ہے

گھُپ اندھیروں سے پھُوٹتی ہے ضیاء
کیا اندھیروں میں نور رہتا ہے

ذہن نے نام رکھ دیا پردیس
دل اسے اپنا دیس کہتا ہے

تُو جہاں ہے وہیں ہے میرا دل
جسم تو تجھ سے دُور رہتا ہے

ہچکیوں میں بسر کرو گے رات
جانے والا یہ مُڑ کے کہتا ہے

غم سے ڈرتا بھی ہے دلِ ناداں
اور غم ہی خوشی سے سہتا ہے

مَیں نسیمؔ اپنا حال جانتا ہوں
میرے اندر طبیب رہتا ہے

نسیمؔ سیفی

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دُعا کی درخواست

احباب تمام اسیران راہِ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

یسعیاہ میں لکھا ہے۔

"اور بیگانے کی اولاد بھی جنہوں نے اپنے آپ کو خداوند سے پیوستہ کیا ہے کہ اس کی بندگی کریں اور خداوند کے نام کو عزیز رکھیں۔ اور اس کے بندے ہوویں وے سب جو سبت کو حفظ کر کے اسے ناپاک نہ کریں۔ اور میرے عہد کو لئے رہیں ہیں ان کو بھی اپنے مقدس پہاڑ پر لاؤں گا اور اپنی عبادت گاہ میں انہیں شادمان کروں گا۔ اور ان کی سوختنی قربانیاں اور ان کے ذبائح میرے مذبح پر مقبول ہوں گے۔ کیونکہ میرا گھر ساری قوموں کی عبادتگاہ کہلائے گا۔ (باب ۵۶ آیت ۶، ۷)

عہد کو قائم رکھیں سے اس جگہ مراد ختنہ کرانا ہے۔ کیونکہ عہد ابراہیمی کی علامت ختنہ کو قرار دیا گیا تھا۔ اس کی تائید استثناء باب ۱۲ کے مذکورہ بالا حوالہ سے بھی ہوتی ہے

مشہور یہودی عالم جوزیفس لکھتا ہے کہ مذہب بدل کر یہودی بننے والا شخص وہ ہے جو یہودی رسموں کو اختیار کرے اور وہ یہودی تھالوں کی اتباع کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی اس رنگ میں عبادت کرتے ہوئے کہ جس رنگ میں کہ یہود عبادت کرتے ہیں۔ (یہودی ہو جائے)

(جیوئش انسائیکلو پیڈیا جلد ۱ صہ ۲۲۰)

بائبل سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ عملاً بھی بعض لوگ موسوی مذہب کو قبول کر لیتے تھے۔ چنانچہ بائبل کی ایک کتاب رُوت نامی ہے۔ یہ رُوت جس کا اس میں ذکر ہے موآبی لڑکی تھی۔ جو ایک اسرائیلی سے بیاہی گئی۔ اور اس نے موسوی مذہب کو قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح عذرا باب ۳ آیت ۲ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسوری لوگ جو فلسطین میں بس گئے تھے انہوں نے بھی یہودی طریقہ کو اختیار کر لیا تھا۔ تاریخ سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ رومی مؤرخین ٹےسی ٹس (TACITUS) ڈیوکیسیس (DIOCASSIOUS) سور سے (SORTCE) وغیرہم نے اپنی کتب میں ان رومیوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے یہودی مذہب کو قبول کر لیا تھا۔

(جیوئش انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۰ صہ ۲۲)

اسلامی تاریخ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے عربوں میں سے بھی بعض لوگوں نے یہودی مذہب کو اختیار کیا ہوا تھا۔ چنانچہ کعب بن اشرف مشہور دشمن اسلام جس نے معاہدین میں شامل ہونے کے باوجود دشمنانِ اسلام کو مدینہ پر چڑھائی کے لئے اکسایا تھا اور مسلمانوں کے قتل کے منصوبے کئے تھے۔ اور اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے تھا۔ اس کا باپ بنو نبہان قبیلے کا عرب تھا۔ ایک شخص اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور وہ بھاگ کر مدینہ آ گیا۔ وہاں اس نے یہودی قبیلہ بنو نضیر سے معاہدہ کر لیا اور اسی قبیلہ کی ایک لڑکی عقیلہ بنت عدی الحقیق سے شادی کر لی اور اس طرح یہودیوں میں شامل ہو گیا۔ آگے اس کا بیٹا کعب بھی یہودی المذہب رہا۔ (زرقانی جلد ۲ صہ ۸ زیر عنوان قتل کعب ابن الاشرف)

اسی طرح بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مشرکین مدینہ نذر کے طور پر اپنی اولاد کو یہود میں داخل کرنے کا اقرار کر لیتے تھے۔ اور وہ بڑے ہو کر یہودی مذہب کے ہو جاتے تھے۔ چنانچہ آتا ہے کہ مدینہ کی عورتوں میں سے جب کسی کے بچے بچپن میں ہی فوت ہو جاتے تو وہ نذر مان لیتی کہ اگر اس کا بچہ بچ جائے تو وہ اس کو یہودی مذہب میں داخل کر دے گی۔ چنانچہ جب بنو نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو ان میں انصار مدینہ کے ایسے بچے تھے جن کو یہودی بنایا گیا تھا۔ تو انصار نے ان کو ان کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یکرہ علے الاسلام)

خلاصہ یہ کہ موسوی مذہب کے بنی اسرائیل کے لئے مخصوص ہونے کے یہ معنی نہیں کہ کوئی غیر اسرائیلی کبھی یہودی ہو ہی نہ سکتا تھا۔ بلکہ خود حضرت موسیٰؑ کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق غلام یا تابع رہنے والے لوگ اگر موسوی دین پر عمل کریں اور ختنہ کرائیں تو وہ موسوی مذہب میں داخل ہو سکتے تھے۔ موسوی مذہب کے اسرائیلیوں تک مخصوص ہونے کے صرف یہ معنی ہیں کہ یہ مذہب تبلیغی نہیں۔ اور انہیں حکم نہیں کہ دوسری قوموں میں جا کر تبلیغ کریں۔ اور اس میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص ترقیات کے وعدے ہیں وہ اسرائیلیوں کے لئے ہیں۔ دوسری اقوام کو طفیلی اور تابع کے طور پر اگر کامل طور پر ان سے مل جائیں حصہ دیا جا سکتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

عرفانِ الٰہی

عرفانِ الٰہی کی علامتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک بیرونی دوسری اندرونی۔ بیرونی تو یہ کہ حدیث میں آیا ہے۔ نوافل کے ذریعہ انسان اتنا مقرب بن جاتا ہے کہ خدا اس کے ہاتھ اس کے پاؤں، اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفانِ الٰہی اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ جو صرف فرائض ادا کرتا ہے۔ بلکہ نوافل بھی ادا کرنے ضروری ہیں۔ اس کے بعد اسے ایسا عرفان حاصل ہوتا ہے کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں، ناک، کان، زبان بن جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کام وہ کرتا ہے۔ وہ خدا کے کام ہو جاتے ہیں۔ یعنی جس طرح خدا کے کام ہو کر رہتے ہیں اور کوئی انہیں روک نہیں سکتا۔ اسی طرح اس کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور وہ ضرور ہو کر رہتے ہیں۔ وہ جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر جانے نہیں دیتا اور جب کسی کی بات سنتا ہے تو اسے منظور کروا دیتا ہے۔ جس پر اپنی توجہ ڈالتا ہے۔ اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے وہ حق کہتا ہے کیونکہ (-------) (النجم: ۴-۵) کا مصداق ہوتا ہے۔ اس کی گرفت نہایت سخت ہوتی ہے۔ جس کو پکڑتا ہے وہ نکل نہیں سکتا۔ تو عرفان حاصل ہونے کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی صفات انسان پر حاوی ہو جاتی ہیں اور خدا کے افعال بھی اس کے ذریعہ جاری ہو جاتے ہیں۔ خدا اسے ایسے رنگ میں چلاتا، اور اس سے ایسے کام کراتا ہے۔ کہ لوگ خدائی کا جلوہ دیکھ لیتے ہیں۔ اور وہ جلوہ ایسا ہوتا ہے، کہ بعض نادان تو اسے خدا ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔

اس حالت تک پہنچنے کے لئے کچھ اندرونی تغیرات انسان میں ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اوّل یہ کہ اسے نیکی اور بدی کا علم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک بات بظاہر بُری نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن جب وہ اسے کرنے لگتا ہے۔ تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ بُری ہے۔ اس لئے چھوڑ دیتا ہے اور بعض اوقات وہ ایک کام کو بُرا سمجھ کر چھوڑنے لگتا ہے۔ لیکن اسے علم دے دیا جاتا ہے کہ یہ اچھا ہے، تو عرفان کا پہلا درجہ یہ ہوتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کو نیکی اور بدی کا علم ہے اسی طرح بندہ کو علم دے دیا جاتا ہے۔ لیکن دوسروں کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہی نمازیں پڑھتے وہی روزے رکھتے تھے۔ جو اور بھی رکھتے تھے۔ مگر آپ کو جو درجہ حاصل تھا۔ کیا کسی اور کو بھی حاصل تھا؟ ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ عام لوگوں کو جو نیکیاں نظر آتی ہیں۔ ان کے پیچھے اور نیکیاں ہیں جو رسول کریمؐ کو نظر آتی تھیں اور آپ ان پر عمل کرتے تھے۔ اور وہ بدیاں جو عام لوگ دیکھتے ہیں،

- - - - - - - - - - - - - - -

جو اور کسی کو نہ تھا۔ تو ظاہری نیکیوں اور بدیوں کے پیچھے بھی نیکیاں اور بدیاں ہیں۔ لیکن وہ ایسی ہیں کہ انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو وہی سمجھ سکتا ہے۔ جس کو ان کے سمجھنے کا خاص طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ملکہ دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ ایک دفعہ حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے تو اور بڑھ جاتا ہے اور دن بدن بڑھتا رہتا ہے۔ یہ چھوٹا درجہ ہے عرفان کا۔ اس سے دوسرا درجہ یہ ہے کہ محض بدیوں کو ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ ایک بدی تو اس قسم کی ہوتی ہے کہ اُس پر پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک پردہ نہ اٹھایا جائے نظر نہیں آتی۔ لیکن ایک بدی ایسی ہوتی ہے کہ گو سامنے ہوتی ہے مگر معلوم نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی سؤر کا گوشت بکری کا کر کے پکارے تو کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ یا یہ کہ گوشت تو بکری کا ہی ہو لیکن اس کا کھانا جائز نہ ہو۔ اس قسم کی باتوں سے آگاہ کر دیا جاوے۔ اور ایسے لوگوں کے سامنے جنہیں عرفان حاصل ہوتا ہے جب کوئی ایسی چیز آتی ہے۔ تو ان کے دل میں اس سے خاص حرکت یا نفرت ڈالی جاتی ہے۔ جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ایک بزرگ بہت سے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔ لیکن بغیر کچھ کھائے اٹھ کر چلے گئے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی کھانا چھوڑ دیا اور اُن سے جا کر چلے آنے کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میرے نفس میں وہ کھانا کھانے کا خاص جوش تھا۔ جس سے میں نے سمجھا اس میں ضرور کوئی نقص ہوگا۔ اور میں اٹھ کر چلا آیا۔ اس طریق سے ان لوگوں

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ثبوت ملائکہ

دنیا میں ہر ایک بات ایک ترتیب سے ہے اور ہر کام کسی نہ کسی ترتیب کے ماتحت ہو رہا ہے انسانی پیدائش ہی کی طرف دیکھو۔ ابتداء میں پانی کا ایک قطرہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہی قطرہ ایک شان و شوکت والے انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن کیا یہ ترقی یکدفعہ ہو گئی۔ اور یہ تغیر اچانک واقعہ ؟ نہیں۔ بلکہ بہت دیر کے بعد ایک ترتیب کے ماتحت انسانی پیدائش کا پہلا زینہ ایک قطرہ تھا۔ پھر وہ علقہ بنا۔ پھر مضغہ پھر ہوتے ہوتے اس نے جنم لیا۔ اس پر بھی وہ مدت تک نہ چل سکتا تھا نہ بات چیت کر سکتا تھا۔ مُردوں کی طرح تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ ترقی کرتا کرتا بلوغت کے بعد ایک کامل قومی مرد بن گیا۔ اسی طرح ترقی مدارج کو لو۔ بادشاہ انسانی سوسائٹی کا اعلےٰ عہدہ دار ہے۔ وہ کبھی ہر شخص سے بات نہیں کرتا۔ بلکہ صرف ایسے مخصوصوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جن کا عہدہ اور مرتبہ اس کے عہدہ اور مرتبہ کے قریب اور ان سے مناسبت رکھتا ہو۔ جیسے وزیر اعظم سفراء۔ وزراء۔ نواب وغیرہ وغیرہ۔ پھر وزیر اعظم بھی ہر شخص سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف انہی سے جو اس سے مناسبت رکھتے ہوں۔ پھر اس سے اتر کر ملکی اور فوجی عہدہ دار بھی اپنے اپنے حلقہ کے اندر اپنے تعلقات محدود رکھتے ہیں۔ اور بادشاہ جو حکم اپنی رعایا کے نام صادر کرتا ہے۔ وہ وزراء اور گورنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے ذریعہ سے ہی اپنی رعایا کو پہنچاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اپنے احکام اور قوانین اسی ترتیب سے نازل کرتا ہے۔ اور چونکہ وہ وراء الوریٰ ہستی ہے۔ اور تجسم سے بالکل پاک ہے۔ اس لئے وہ اپنے احکام ایسی ہستیوں کو دیتا ہے۔ جو اس کی طرح نہاں اور ان جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ لیکن کبھی کبھی تمثیل کے رنگ میں جسم اختیار کر سکتی ہیں۔ اور وہ ہستیاں الٰہی احکام نبیوں کے پاس لاتی ہیں۔ جو بالکل مجسم ہوتے ہیں۔ لیکن روحانی تعلقات خدا سے ہوتے ہیں۔ پھر وہ نبی اللہ تعالےٰ کا وہ پیغام ان بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ جو مجسم ہوتے ہیں۔ اور روح کے لحاظ سے بھی ان کا کوئی تعلق خدا سے نہیں ہوتا۔ غرض دنیا میں ہر چیز کا باقاعدہ نظام کے ماتحت ہونا اور بادشاہوں کے احکام کا ایک ترتیب سے رعایا تک پہنچنا دلالت کرتا ہے کہ الٰہی احکام کسی نہ کسی ترتیب سے ہم تک پہنچنے چاہئیں اور واقعہ میں ایسا ہوتا ہے۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے۔ اور کبھی مجسم نہیں ہو سکتا وہ اپنا پیغام ایسی ہستی کو دیتا۔ جو نہاں در نہاں تو ہوتی ہے۔ اور مجسم نہیں ہوتی۔ مگر کبھی کبھی مجسم ہو سکتی ہے۔ (اور اسے ہی ہم فرشتہ یا ملک کہتے ہیں۔)

پھر وہ ہستیاں خدا کا پیغام نبیوں کو پہنچاتی ہیں۔ جو من وجہ مجسم اور من وجہ روحانی ہوتے ہیں۔ پھر وہ انبیاء اُن احکام کو عام بندوں کو سناتے ہیں جو ہر طرح جسمانی ہوتے ہیں۔

غرض تربیت کا اصول دلالت کرتا ہے کہ انبیاء اور خدا کے درمیان بھی وسائط ہونے چاہئیں۔ اور انہی کو ہم ملائکہ کہتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

اس کے بعد یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سر سید احمد خانصاحب اور ان کے ہم خیال یہ اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ ملائکہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتے۔ اور نہ واقعہ میں کوئی خاص ہستیاں ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ملائکہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتے۔ اور نہ واقعہ میں کوئی خاص ہستیاں ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ملائکہ سے مراد قویٰ ہیں۔ اور جو قوتیں انسان میں ہیں۔ انہیں ہی دوسرے لفظوں میں فرشتوں اور ملائکہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مگر سر سید کا یہ خیال ایک بالکل سطحی خیال ہے۔ جسکی تردید کے لئے قرآن مجید کی صرف ایک آیت کافی ہے اور وہ یہ ہے (ـــــ) (پارہ ۱ ع ۴) یعنی آدم کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے فرشتوں کو کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم زمین میں اپنا خلیفہ یعنی آدم کو پیدا کریں۔ اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ملائکہ سے مراد انسان کی قوتیں ہیں۔ تو یہ خیال اس آیت سے باطل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس وقت ہم نے فرشتوں پر اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ بھلا اگر ملائکہ سے مراد انسانی قوتیں ہیں تو وہ تو انسان کے پیدا ہونے پر اسے ملیں وہ انسان سے پہلے کہاں تھیں۔ کیونکہ قوت ایک صفت ہے۔ اور صفت کبھی موصوف سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور موصوف یہاں پر انسان ہے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ تو وہ قوتیں کونسی ہیں۔ جن کے آگے اللہ تعالےٰ اپنا ارادہ پیش کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسانی قویٰ کا نام ملائکہ نہیں۔ بلکہ ملائکہ ایسی ہستیاں ہیں جو انسانی پیدائش سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ پھر اس آیت کا اگلا حصہ بھی واضح کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ انسان کے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم تیری تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔

دیکھئے اگر انسان کی ہی قوتوں کا نام ملائکہ ہے۔ تو وہ تو انسان سے پہلے نہ تھیں۔ تحمید اور تقدیس کون کرتا تھا۔ تو آگے چل کر فرماتا ہے۔ کہ ملائکہ چیزوں کے نام نہ بتا سکے۔ مگر آدمؑ نے بتا دئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ کچھ اور ہیں۔ اور انسانی قویٰ کچھ اور۔ کیونکہ علم بھی ایک قوت ہے۔ تو آیت کے یہ معنی ہوئے۔ آدم کے علم کی قوت کچھ نہ بتا سکی۔ اور آدم نے بتا دیا۔

دیکھو کیا یہ ایک بیہودہ بات نہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ انسانی قویٰ کا نام ملائکہ نہیں۔ بلکہ وہ مستقل وجود رکھنے والی ہستیاں ہیں۔ جو اس زمانہ سے موجود ہیں۔ جب کہ ابھی انسان پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

ایک چھوٹی سی بات

ہم سب جانتے ہیں اور گھر کی مالکہ تو مردوں سے بھی زیادہ جانتی ہے کہ مہنگائی کا کیسا دَور ہے۔ اور تو اور سبزیاں بھی اتنی مہنگی ہو گئی ہیں کہ انہیں دیکھنے کو تو جی چاہتا ہے لیکن خریدنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ اگرچہ ہمت کر کے کچھ نہ کچھ ان میں سے خریدنا ہی پڑتا ہے۔ آخر زندہ رہنے کے لئے یہ بھی تو ایک اہم جزو ہے ہماری خوراک کا ماہرین زراعت کہتے ہیں کہ سبزیاں گھروں میں بھی اگائی جا سکتی ہیں۔ تھوڑی سی بھی جگہ ہو تو وہاں سبزی اگائی جا سکتی ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی تو ہیں جن کے گھروں میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے۔ کوئی صحن نہیں ہے۔ اس لئے گھر کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ جہاں کہ زمین میں سبزیاں لگائی جا سکیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق ماہرین کا خیال ہے کہ وہ کسی ڈبے میں چاہے ٹین کا ہو یا لکڑی کا یا بوری میں مٹی ڈال کر سبزیاں لگا سکتے ہیں۔ اور سبزیاں لگانے کے لئے وہ جن باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ان میں سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی بھربھری ہونی چاہیئے۔ کھاد ملی مٹی کو اچھی طرح دونوں ہاتھوں سے رگڑ کر ٹین کے ڈبے میں یا لکڑی کے ڈبے میں یا بوری میں ڈالنا چاہیئے۔

یاد رکھنے والی بات ہے کہ سبزیاں سردیوں کی بھی ہوتی ہیں اور گرمیوں کی بھی۔ اس لئے جو سبزیاں سردیوں کے موسم میں ہوتی ہیں انہیں سردیوں میں لگائیں اور جو گرمیوں کے موسم میں ہوتی ہیں وہی گرمیوں کے موسم میں لگائیں۔ ایسا نہ ہو کہ گرمیوں کی سبزیوں کے بیج سردیوں میں لگا دیئے جائیں اور سردیوں کی سبزیوں کے بیج گرمیوں کے موسم میں لگا دیئے جائیں۔

ایک اور بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ انہیں اتنا زیادہ پانی نہ دیا جائے کہ دلدل بن جائے اور اس میں بیج اُگ ہی نہ سکے۔ یا اگر پہلے اُگ چکا ہو تو اس کی جڑیں گل سڑ جائیں۔ تھوڑی سی محنت تو کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ ایک چھوٹی سی بات ہے اور اگر تھوڑی سی محنت کر لی جائے تو گھر کی سبزیاں کھانے کا جو مزا ہے وہ بازار کی سبزیوں سے مختلف بلکہ بہت بہتر ہو گا۔ یہ ساری بات تو تھی محنت کی۔ لیکن اسی سلسلے میں ایک اور بات بھی ہے جو محنت تو نہیں لیکن اس کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیج بہت اچھا ہونا چاہیئے۔ جاندار بیج۔ کیونکہ مٹی اچھی ہو۔ پانی دیا جائے دیکھ بھال کی جائے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود بیج اچھا نہ ہو تو یا تو سبزی اُگے گی ہی نہیں یا اُگے گی تو زیادہ نہیں ہو گی بہت تھوڑی ہو گی اور مریل ہو گی۔ اس لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بیج بہت اچھا ہو تو آپ کی سبزیاں بھی اچھی ہوں گی۔

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔

حضرت فضل عمر امام جماعت (الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

گورباچوف

صدر گورباچوف عملی طور پر سیاست میں حصہ لیتے رہیں گے اور انہیں اس بات کا یقین ہے کہ فرانس کے ایک سابق صدر چارلس ڈیگال کی طرح انہیں ایک دفعہ پھر بھرپور سیاسی زندگی ملے گی انہوں نے کہا ڈیگال جب سیاست میں واپس آئے اُن کی عمر ۶۸ سال تھی مجھے ۶۸ سال کی عمر کے لئے ابھی سات سال مزید درکار ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں اتنی کی عمر پر بھی واپس سیاست میں آؤں تو میرے پاس ایسا کرنے کے لئے خاصا عرصہ موجود ہے۔ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کیا میں پھر سیاست کے میدان میں آنا چاہوں گا اور لوگ یہ سوال اس لئے پوچھتے ہیں کہ مجھے صدارت سے اب جانے کے بعد بھی وہ چاق و چوبند دیکھتے ہیں اور میری صحت کو قابلِ رشک پاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے تو سیاست کا میدان چھوڑا ہی نہیں دوسری بات یہ ہے کہ میرے لئے یہ بات نہایت غیر اخلاقی ہوگی کہ میں سیاست کے میدان سے الگ ہو جاؤں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں زندگی کو بہتر بنانے کے لئے جن باتوں کا آغاز کر چکا ہوں انہیں اب ترک کر دوں۔

تبصرہ نگاروں کا خیال ہے کہ گورباچوف یہ باتیں کہتے ہوئے یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک خاص قسم کی خوشی محسوس کرتے ہیں ان کی خواہش ہے کہ وہ شہرت کی روشنیوں میں نظر آتے رہیں۔ اور ایسا کرنے کیلئے وہ اکثر کوئی نہ کوئی دلچسپ بیان دیتے رہتے ہیں۔ یہ ماسکو میں ان کا پہلا بیان تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ان کے خیال میں ملکی حالات کہاں تک بدتر ہو چکے ہیں۔ تو انہوں نے اس سوال کا جواب دینے سے گریز کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ انہوں نے سوال پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ البتہ انہوں نے اس بات پر بھی غصّے کا اظہار کیا کہ ان کے متعلق یہ کہا جائے کہ انہوں نے فنڈز میں کسی قسم کی مجرمانہ غفلت برتی ہے یا انہیں غلط طور پر استعمال کیا ہے وہ خوشی کے موقعہ پر مسکراتے تھے اور پتہ چلتا تھا کہ کس بات پر انہیں مسرت ہے اور کون سی بات ان کے لئے غصّے کا باعث بن رہی ہے۔ ایک نوجوان نے سوالات کے دوران یہ بھی کہا کہ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے کیا سمجھتے ہیں۔ جہاں تک ہم نوجوانوں کا تعلق ہے۔ ہم گورباچوف کو پسند کرتے ہیں اور وہ ہمارے ہیرو ہیں۔ گورباچوف نے کہا لوگ یہ بات بھولنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ میں نے افغانستان کی جنگ ختم کی میں نے سردِ جنگ کا خاتمہ کیا اور میں نے اسلحہ کی کمی کے فیصلے کئے۔ یہ باتیں کہتے ہوئے ان کے چہرے پر مسرت نظر آتی تھی۔

اسلامی پارلیمنٹ / برطانیہ

برطانیہ میں حال ہی میں جو عام انتخابات ہوئے ہیں ان میں کسی مسلمان نمائندے نے کسی پارٹی کی طرف سے بھی انتخاب نہیں جیتا اور اسی بات نے وہاں کی مسلمان اکثریت کو خاصی حد تک پریشان کر دیا ہے "مسلم پارلیمنٹ" تو انہوں نے پہلے ہی تشکیل دے رکھی ہے۔ اب لندن میں اس کا دوسرا اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ اس اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے سیاسی اداروں کو ایک اہرام کی صورت دی جائے تا کہ ان کی اہمیت دوسروں پر عیاں ہو اور جس پارٹی کے ساتھ مل کر وہ انتخابات میں حصہ لیں اس میں انہیں بھی حصہ مل سکے۔ مسلمانوں کی یہ پارلیمنٹ ۱۶۰ غیر منتخب افراد پر مشتمل ہے اور اس پارلیمنٹ نے مغرب پر الزام لگایا ہے کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے انہوں نے خاص طور پر مسلمان ملکوں کو سزا دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اس مسلم پارلیمنٹ کی تشکیل جنوری میں کی گئی تھی اور اسے خاصی تشہیر کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا کیونکہ اس نے اپنا نام پارلیمنٹ رکھا ہے۔ اس لئے بعض لوگوں نے دل کھول کر اس کی مخالفت بھی کی اب جو دو روزہ اجلاس ہو رہا ہے اس میں اس کی توسیع کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اور ایک سو رکنی ایوان بالا بھی قائم کیا جائے گا۔ لیکن اس موقعہ پر سب سے زیادہ اہم بات وہ قرطاس ابیض ہوگا جو تعلیم کے متعلق پیش کیا جانے والا ہے اور اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے سکول قائم کئے جائیں اور ان کے لئے حکومت سے گرانٹ لی جائے۔ کیونکہ عیسائی مذہبی تنظیموں کو اپنے اپنے سکول چلانے کے لئے حکومت امداد دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ اس بات پر بھی غور کرے گی کہ ان علاقوں میں اسلام اور مسلمانوں کی ہتک کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں رشدی کی کتاب شیطانی آیات کا خاص طور پر ذکر آئے گا۔

جنوبی افریقہ نئے موڑ پر

جب بھی جنوبی افریقہ میں امید کی کرن نظر آنے لگتی ہے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جسے مایوس کن کہا جا سکتا ہے۔ اب جبکہ نیلسن منڈیلا اور صدر ڈی کلارک کے درمیان گفت و شنید کے نتیجے میں کئی اہم باتیں فیصلہ پا چکی ہیں۔ صدر کلارک نے اپنا یہ فیصلہ سنایا ہے کہ نئے دستور میں ملک کی صدارت یکے بعد دیگرے سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کے پاس ہونی چاہیئے۔ منڈیلا نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اسی طرح منڈیلا کے مقابل پر جو زولو لیڈر ہے اس نے بھی اس تجویز کو ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر کلارک کی یہ تجویز کہ صدارت سیاہ فام اور سفید فام لوگوں میں باری باری ہونی چاہیئے۔ غیر واضح ہے اور ناقابلِ قبول۔ انہوں نے کہا کہ اس پر پوری طرح تبصرہ کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ فی الحال افریقن نیشنل کانگریس کے صدر نے کہا ہے کہ وہ بے صبری کے ساتھ ایسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ حقیقی جمہوریت کا دَور شروع ہو۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ صدر کلارک کی نیشنل پارٹی طاقت سے چمٹے رہنا چاہتی ہے ڈاکٹر کلارک کی تجویز یہ ہے کہ تمام لوگوں کی ایک کونسل بنائی جائے جو ملک پر حکمرانی کرے گی۔ اور تین سو سالہ سفید فام لوگوں کی برتری کو جمہوریت میں تبدیل کر دیگی یہ اس لئے کہ سیاہ فام لوگوں کو بھی ووٹ کا حق حاصل ہو جائے گا۔ ڈی کلارک نے کہا ہے کہ ان کی تجویز یہ ہے کہ جمہوریت کے لئے مختلف اور متعدد پارٹیوں کو آپس میں مل بیٹھ کر بات کرنی چاہیئے اور درمیانی عرصہ کے لئے ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کیا جائے۔ اسے اقتدار سنبھال لینا چاہیئے۔

نیلسن منڈیلا نے سیاہ فام لوگوں کی یونیورسٹی جو شمالی علاقے میں ہے کے چانسلر کا فریضہ سنبھالتے ہوئے کہا کہ ہم نے ایک بہت لمبے عرصے تک انتظار کیا ہے۔ اور اب نیشنل پارٹی یہ تجویز پیش کر رہی ہے کہ سارا معاملہ اسی کے ہاتھ میں جائے جو بازی ہار گیا ہے۔ ہم نے تبدیلی کے لئے ایک بہت لمبا عرصہ انتظار کیا ہے اس لئے ہم نہایت بے صبری کے ساتھ تبدیلی کا انتظار کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ نیشنل پارٹی اب ہماری راہ میں نہیں آ سکتی۔

افریقہ میں امریکی جنگی مشقیں

اپنی طرف سے تو بش انتظامیہ افریقہ کے مختلف ملکوں میں افریقی فوجوں کے ساتھ مل کر مشقیں کرنے کا یہ مقصد بیان کرتی ہے کہ افریقی فوجوں کی ٹریننگ ہو جائے۔ لیکن امریکہ میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس طرح کی ٹریننگ ان ممالک میں غلط خیالات پیدا کر سکتی ہے اور حکومتوں کے استحکام پر زد پڑنے کا اندیشہ ہے۔ سیرالیون کی مثال سامنے رکھتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں بھی امریکہ نے اپنی جنگی مشقیں شروع کی ہوئی تھیں اور جنگی سامان بھی فراہم کیا جا رہا تھا۔ جس کا بظاہر نتیجہ یہ نکلا کہ چند ایک ایسے فوجیوں نے جو فوجی نظام سے ناراض تھے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور وہاں کے صدر کو ملک چھوڑ کر کسی اور جگہ پناہ لینی پڑی۔ بش انتظامیہ جس نے ان مشقوں کا انتظام کیا ہے کہتی ہے کہ یہ صرف ٹریننگ کے لئے ہے۔ لیکن یہ بات بھی صاف ظاہر ہے کہ اس ٹریننگ کی وجہ سے وہاں کی سیاست اور آزاد مارکیٹ کے مسائل اٹھ رہے ہیں۔ پینٹاگان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہیں دوسرے ملکوں کے مسائل کا اسطرح پراپیگنڈہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آخر یہ ہمارے نہیں ہیں۔ اگرچہ ان کی امداد تو کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس امداد کی بنیاد فوجی نہیں ہونی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک ملک میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور اسے فوجی ٹریننگ کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ دیگر قریبی ممالک میں بھی کسی نہ کسی وقت ایسا ہی ہو جائے۔ اسلئے بھی امریکہ کے قانون ساز ادارے ان مشقوں کو مشکوک نظر سے دیکھتے ہیں۔

ناانصافی کا نتیجہ

عام طور پر تو لوگ ناانصافی پر خاموش ہی رہتے ہیں لیکن اگر وہ اس کے متعلق بات کریں تو بات خاصی دور تک بھی جا سکتی ہے۔ امریکہ ہی کو دیکھئے کہ وہاں ایک سیاہ فام ڈرائیور کو چار گوروں نے مارا پیٹا۔ مقدمہ عدالت میں گیا۔ عدالت بھی سفید فام لوگوں کی تھی۔ عدالت کی جیوری نے ان چار افراد کو جو زیر الزام تھے بری کر دیا۔ حالانکہ بات ظاہر و باہر تھی۔ جس آدمی کو پیٹا گیا تھا وُہ بھی موجود تھا اور پٹائی کی علامتیں بھی۔ لیکن اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ گوروں کی طرفداری کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا گیا۔ اس پر سیاہ فام لوگوں کو طیش آیا اور انہوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ مظاہرے کئے دکانیں لوٹیں اور گوروں اور سیاہ فام لوگوں کی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطہرہ یاسمین

محترم حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی

میرے خسر محترم حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی ابن طبیب شاہی عبدالحکیم صاحب۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (رفیق حضرت اقدس) کے داماد اور بھانجے تھے۔ جس نیک خاندان سے انکا تعلق تھا ویسی ہی اعلیٰ سیرت اور اعلیٰ کردار کے وہ خود مالک تھے۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ریاست پٹیالہ کے شہر سنور میں پیدا ہوئے ۱۷ سال کے تھے کہ والدہ کا انتقال ہوگیا ۲۴ سال کی عمر میں والد صاحب بھی انہیں اکیلا چھوڑ گئے۔ بڑے بھائی حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ایک عرصہ دراز سے ہی پاکستان کے صوبہ سندھ میں رہائش پذیر تھے۔

اس طرح آپنے عرصہ ۷ سال والد صاحب کی اکیلے دن رات خوب خدمت کی۔ اور ان سے علم طب ورثہ میں پایا۔ پھر اسے ساری زندگی اپنے علم اور تجربہ کے مطابق عام انسان کی بہبود کے لئے استعمال کیا۔ تقسیم ہندوستان کے بعد شعبہ زراعت اور شعبہ تعلیم سے ان کا تعلق رہا۔ ایک عرصہ دراز انہوں نے صوبہ بلوچستان کے متعدد شہروں میں بطور استاد گذارا۔ ساتھ ساتھ حکمت بھی کرتے رہے۔ آخری عمر کے ان آخری ایام میں بھی ان کے گھر پر کوئی نہ کوئی مریض دوا لینے آتے رہے۔

آپ بہت خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ جب بھی کسی سے ملتے مسکراتے اور خوشی سے کھلتے ہوئے چہرہ سے ملتے۔ ان کی اس خوش مزاجی کے باعث ملنے والے پر ایسا اچھا اثر پڑتا کہ وہ بے اختیار کہہ اٹھتا کہ حکیم صاحب آپ تو عمر کے اس حصہ میں بھی (اللہ چاہے تو) بہت پیارے اور صحت مند لگتے ہیں۔ ان کے چہرہ کا رنگ بھی ہمیشہ گلابی رہتا۔

مہمان نوازی بھی آپکی ایک بہت بڑی خوبی تھی۔ جب بھی گھر میں کوئی آتا خواہ عزیز رشتہ دار ہو۔ اپنی اولاد ہو یا کوئی مریض ہو۔ ہر ایک کے لئے موسم کے مطابق فوراً خاطر تواضع کے لئے کہتے۔ اکثر جب مریض صبح صبح ناشتے سے قبل نبض دکھانے آجاتے تو ہمیشہ انہیں اپنے گھر سے ناشتہ کروا کر بھجواتے۔ تاکہ واپسی پر انہیں مشکل نہ ہو۔

توکل علی اللہ تو ایک عظیم صفت تھی۔ کہ اس کے نتیجہ میں ہی ان کی ساری زندگی ہمیشہ نہایت عزت و احترام سے گذری۔ نہ وہ کبھی کسی کے مقروض ہوئے اور نہ ہی کبھی انکی کوئی ضرورت تشنۂ کام رہی۔ خودداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب بھی مانگا صرف اپنے اللہ سے مانگا۔ اپنے والد صاحب کی اس نصیحت کو زندگی کا ماٹو بنا کر رکھا۔ کہ "اپنا گھر نہ چھوڑنا اور خدا کا آستانہ نہ چھوڑنا"۔ اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ اس کے نتیجہ میں اتنا کچھ پایا کہ آج جب ہم انکی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو بے اختیار رشک کے جذبات ابھرتے ہیں۔

۱۹۸۲ء میں بیت بشارت کے افتتاح کے موقع پر اپنی اہلیہ۔ بڑے صاحبزادے اور بہو کے ہمراہ سپین گئے۔ اس کے علاوہ زندگی میں کئی بار لندن جا کر اپنے بڑے صاحبزادے کے پاس رہنے اور اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوتا رہا۔ یہ سب کچھ انہیں توکل علی اللہ اور اولاد کی بہترین تربیت کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔

امامت احمدیہ سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ اور دل میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے یہی تڑپ لئے خدا کے حضور حاضر ہوئے اور ہمیں اس کی خاص نصیحت فرما گئے۔

آپ کی زندگی عبادات بجا لانے کا ایک اچھا نمونہ تھی۔ میں نے انہیں اپنی ۶ سالہ ازدواجی زندگی میں ہر رات کے پچھلے پہر جاگتے پایا۔ فرض نمازیں ہمیشہ اول وقت پر ادا کرتے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے جب تک صحت نے اجازت دی خود گھر میں باجماعت نماز پڑھاتے۔ بعد میں بھی امامت خود نہ کرتے لیکن نماز باجماعت ہی ادا کرواتے جس پیار محبت سے مجھے بھی کام میں مصروف دیکھ کر نماز کے لئے بلاتے اب یاد کر کے اس محسن کے لئے دل سے ڈھیروں دعائیں نکلتی ہیں۔ ہمیشہ گھر میں ہم سب کی صحیح راہنمائی کی۔ اور ہماری کمزوریوں کو غالب نہ آنے دیا۔

ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعلِ راہ تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب سے ایک گہرا لگاؤ تھا۔ قرآن پاک کی تلاوت تو نہایت کثرت سے اور بہت اہتمام سے کیا کرتے۔ سلسلہ کی خدمت کی بھی جہاں تک ہو سکا توفیق پائی۔ اپنی اولاد کے دل میں بھی خدمت دین کا ایک عظیم جذبہ پیدا کر دیا۔ خدا کے فضل سے انکی اہلیہ سے لے کر ہر بیٹے بیٹی نے خدمت دین کی توفیق پائی۔ اور اسی جذبہ کو آج تک برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے ۵ بیٹے اور ۳ بیٹیاں عطا فرمائیں ان کے سب سے بڑے صاحبزادے مکرم شجر احمد فاروقی صاحب اس وقت لندن میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے چیف آڈیٹر ہیں۔

مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے چار اسیران راہ مولیٰ کوئٹہ میں شامل ہیں۔ ایک سال قید بامشقت کاٹنے کے بعد آجکل کینیڈا میں ہیں اور وہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ آج کل اپنے علاقہ برمپٹن BRAMPTON کے ناظم تربیت ہیں۔

میں نے ان سے اتنا کچھ پایا۔ اور اتنا کچھ سیکھا۔ کہ زبان اظہار تشکر کی طاقت نہیں رکھتی۔ مجھے اکثر اپنے پاس بٹھا لیتے۔ زندگی کے بہت سے واقعات سناتے اور بہترین نصائح فرماتے۔ اپنی زندگی کے آخری سال میں جب عموماً بیمار رہتے تھے۔ اور بہت کمزور ہو گئے تھے۔ میرے شوہر مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب کینیڈا میں پریشان کن حالات میں تھے۔ ان حالات میں میرے لئے بہت بڑا سہارا تھے۔ مجھے ہمیشہ ایسے پیارے انداز میں تسلی دیتے کہ میرا ہر فکر دور ہو جاتا ہمیشہ کہتے کہ بیٹی! دعا کیا کرو۔ اور بہت دعا کیا کرو۔ اپنے خدا سے مانگو گی تو خدا بہت دیگا۔ اور مجھے کہتے کہ بیٹی! میرے ہوتے ہوئے تمہیں اپنے لئے یا بچوں کے لئے پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ میں جو ہوں تمہارا خیال رکھنے والا۔ آج انہی کی شب و روز کی دعائیں ہیں جن کا ثمر ہم کھا رہے ہیں۔

بچوں کے ساتھ شفقت بھی ان کا ایک گہرا خاصہ تھا۔ ہمیشہ بچوں کے لئے کوئی نہ کوئی چیز سنبھال کر رکھتے۔ اور جب بچے جمع ہوتے تو سب میں بانٹ دیتے۔ اور بہت خوش ہوتے گھر میں موجود بچوں کو اکثر اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہت خیال رہتا تھا۔ اولاد کے علاوہ اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید فاروقی صاحبہ کے ساتھ بھی انتہائی حسن اخلاق کا نمونہ تھے۔ ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنی وفات سے قبل ہمیشہ والدہ صاحبہ کو کہتے کہ میں چاہتا ہوں۔ اپنی زندگی میں ہی اتنا کچھ کر جاؤں کہ آپ کو کسی سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑے۔ حتیٰ کہ اولاد سے بھی نہیں انکے حقوق پورے طور پر ادا کئے۔ اور ہمیشہ کے لئے ان کے لئے اطمینان بخش انتظام کر گئے۔

لوگوں سے ہمیشہ بہت عزت سے پیش آتے اور بہت احترام کرتے۔ نیکی کی ان کے دل میں بہت قدر تھی۔ اسی لئے کوئٹہ کی جماعت میں ان کو بھی ہر کوئی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور ایک خاص مقام ان کو وہاں حاصل تھا۔ میرے والد صاحب مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کو بھی بہت ہی پیارے الفاظ میں ہمیشہ یاد کرتے۔ جب بھی ان کا ذکر آجاتا آبدیدہ ہو جاتے اور ہمیں اکثر کہتے کہ بھائی صاحب تو بہشتی مقبرہ جیسی پرامن جگہ پر جا سوئے ہیں۔ خدا کرے میرے لئے بھی وہاں کوئی اچھی سی جگہ ہو۔ اسی سلسلہ میں ایک سال قبل کی بات ہے۔ جب ربوہ میں تھے۔ ایک دن صبح صبح بہشتی مقبرہ سے واپسی پر اندر کی طرف منہ کر کے دائیں طرف دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔ اور کسی گہرے خیال میں تھے۔ والدہ صاحبہ جو ان کے ہمراہ تھیں۔ پوچھنے لگیں حکیم صاحب! آپ کیا سوچنے لگے۔ ابا جان کہنے لگے کہ یہی سوچ رہا ہوں کہ پتہ نہیں یہاں میرے لئے خدا نے کونسی جگہ رکھی ہوگی۔ ایسی عجب اتفاق کی بات ہے کہ وفات کے بعد انہیں بالکل وہی جگہ نصیب ہوئی جدھر آپ دیکھ رہے تھے

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہت عرصہ پہلے کی وصیت کی ہوئی تھی۔ چندہ وصیت ہمیشہ پیشگی ادا کرتے تھے۔ اسی لئے وفات سے قبل بھی ان کا چندہ حساب سے زائد تھا۔ باقی چندوں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اسی لئے ہمارے پیارے خدا نے اس پیارے انسان کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک فرمایا۔ اس پر ہم جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ اور جتنی بھی دعائیں کریں کم ہیں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ جن کا نفس گو ان کے قابو میں ہوتا ہے لیکن وہ (ـ) نہیں ہوتا۔ وہ نفس کی رغبت سے سمجھ لیتے ہیں کہ بدی ہے۔ لیکن جو اس سے اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں۔ ان کا نفس نیک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سامنے خواہ کیسے رنگ میں کوئی برائی پیش ہو۔ وہ فوراً کہہ دیتا ہے۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اور یہی آخری درجہ عرفان کا ہوتا ہے۔ کہ انسان نیکی کو نیکی اور بدی کو بدی دیکھ لیتا ہے خواہ وہ کتنی ہی نہاں اور پوشیدہ کیوں نہ ہو۔ اور جو ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ ان سے یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ تم کون ہو۔ بلکہ دنیا انہیں خود بخود دیکھ لیتی ہے۔

خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے عرفان کی نعمت سے مالا مال کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

بری فوج کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل مرزا اسلم بیگ نے ایک تقریر میں پاکستانی آئین میں فوج کے کردار کا ذکر کیا ہے۔ اسی سلسلے میں روزنامہ جنگ اپنے ایک اداریہ میں لکھتا ہے۔

"بری فوج کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل مرزا اسلم بیگ نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ ملک کو مارشل لاء کے مستقل خطرے سے بچانے کے لئے فوج کا آئینی کردار متعین کیا جائے۔ سیاسی جماعتوں کو اپنے منشور پر عمل درآمد اور پارٹی الیکشن کے نظام پر سختی سے کاربند رہنے اور انتخابی نظام کو دولت کی ریل پیل سے بچایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک میں سیاسی استحکام کے لئے صدر اور وزیراعظم کے مابین خوشگوار تعلقات اور اختیارات میں توازن ضروری ہے ملک پر بار بار مارشل لاء کے تسلط کے حوالے سے بعض سیاسی حلقے فوج کے آئینی کردار کے تعین کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ صرف پارلیمنٹ میں ہی حل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے ان کی اکثریت فوج کو ملک کی سلامتی اور سرحدوں کے تحفظ سے زیادہ کوئی کردار سونپنے کے حق میں نہیں۔ البتہ سیاسی جماعتوں کو ان کے منشور پر عمل درآمد کا پابند بنانے کی ضرورت ہے۔ ضرورت بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس وقت آئی جے آئی میں انتشار کی بڑی وجہ بھی بعض حلیف جماعتوں کے نزدیک ایک منشور سے انحراف ہے اس طرح سیاسی جماعتوں میں پارٹی الیکشن کے بغیر جمہوریت کا استحکام ممکن نہیں۔ پی پی ایسی جماعت بھی اس اصول پر عمل درآمد نہیں کر سکی۔ اس سے جمہوری دعوؤں کی نفی ہوتی ہے۔ اس طرح صدر اور وزیراعظم کے درمیان اختیارات کا توازن آٹھویں آئینی ترمیم کے خاتمے سے ہی ممکن ہے۔ اور سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو اور صدر کے درمیان اختلافات کے حوالے سے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے جنرل مرزا اسلم بیگ کا مشورہ بڑا صائب ہے۔ انتخابات میں دولت کی ریل پیل نے جمہوری قدروں کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اور بیرونی دنیا میں بھی پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے۔ جنرل مرزا اسلم بیگ کی تجاویز قومی مفاد کے حوالے سے تمام سیاسی حلقوں اور حکومت کی توجہ کی مستحق ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

آپس میں لڑائی ہونے لگی۔ چنانچہ پچاس سے زیادہ افراد مارے گئے اور تقریباً ایک ارب ڈالر کا سامان یا لوٹا گیا یا نذر آتش کر دیا گیا۔ اور یہ فسادات ایک علاقے سے نکل کر دوسرے علاقے میں بھی پہنچے اور وہاں بھی املاک تباہ ہوئیں۔ انسانی جان کا بھی نقصان ہوا۔ اور امریکہ کے کئی ہزار فوجیوں کو امن و امان قائم کرنے کے لئے فرائض سونپے گئے۔ کرفیو لگایا گیا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ابھی تک پوری طرح امن و امان نہیں ہو سکا۔ بعض جگہوں پر زیادہ اور بعض جگہوں پر اکا دکا وارداتیں ہو رہی ہیں۔

آپ نے دیکھا ناانصافی کا کیا نتیجہ نکلا حالانکہ بات تو معمولی سی تھی اگر چار گوروں نے ایک سیاہ فام کو پیٹا ہے تو ان چار گوروں کو سزا ہونی چاہئے تھی سزا ہلکی ہی سہی ہوتی تو سہی۔ ان کو بالکل بری کر دینے سے سیاہ فام لوگوں کے جذبات کس طرح ٹھنڈے ہو سکتے تھے اور جب جذبات نہ صرف یہ کہ ٹھنڈے نہ ہوں بلکہ گرم ہونے شروع ہو جائیں تو حالات بد سے بدتر ہو جاتے ہیں اور فسادات تمام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

ماحولیات پر برا اثر

امریکہ کے ماہرین نے کہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ علاقے صاف کرنے اور زیادہ سے زیادہ کیمیکل کھادوں سے زیادہ سے زیادہ خوراک اگانے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے خوراک مہیا کرنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کے لئے یہ ایک ایسا پھندہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جو ہماری ماحولیات کو تباہ کئے بغیر دم نہیں لے گا۔ یہ بات تو بہت آسان ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ ہماری زرعی پیداوار دگنی ہو جانی چاہئے اور اس بات کو بار بار دہراتے رہنا چاہیئے تاکہ ہم اگلی نسل کے لئے خاصی خوراک پیدا کر سکیں۔ لیکن ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہمارے ماحولیات کو جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ انسانی زندگی کے لئے نہایت مضر ہے جس کانفرنس میں یہ باتیں کہی گئی ہیں۔ وہاں یہ معاملہ بھی اٹھایا گیا کہ اگر ہم نے شرح پیدائش کو کم نہ کیا اور آبادی اسی طرح بڑھتی رہی اور ہم زرعی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کھادیں استعمال کرتے رہے تو یقیناً ہم اگلی نسل کے لئے جو ماحولیات ورثے میں چھوڑ کر جائیں گے وہ کسی صورت بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی ہمیں چاہیئے کہ ہم قدرت کے وسائل پر زیادہ بھروسہ کریں اور بلاوجہ غیر ضروری طور پر پیداوار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ وہاں مزید یہ بھی کہا گیا کہ یہ بات ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں قسم کے ممالک اس غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جہاں پر آبادی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً وہ جگہ بے قراری کا باعث بن جاتی ہے اور وہاں یہ مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں کہ تمام لوگوں کے لئے ایک جیسی آسانیاں مہیا نہیں کی جا سکتیں اور ایسا نہ کر سکنے کے باعث ان میں جو بے چینی پیدا ہوتی ہے وہ عام طور پر امن و امان کا مسئلہ کھڑا کر دیتی ہے۔ حقیقت میں جو ترقی ہمیں کرنی چاہیئے یہ ترقی اس کے بالکل مخالف ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ترقی معکوس ہے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ تک کے لئے تو یہ ترقی ہی نظر آئے گی لیکن جب ماحولیات انسانی زندگی پر بری طرح متاثر ہونگی تو یقیناً ہمیں محسوس ہوگا کہ ہماری یہ ترقی حقیقی ترقی نہیں تھی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

مطابق ظالموں کی زندگی ہوا کرتی ہے۔ ظلم کے معنے ہیں کہ جس جگہ کوئی چیز ہونی چاہیئے وہاں نہ رکھنا اس کو۔ جس کا حق ہے وہ لے لینا۔ جو طاقت مثلاً ایٹم میں رکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے، انسان کی ہلاکت کے لئے اسے استعمال کرنا۔ تو جب بھی تم احکام الٰہی کو توڑو گے تمہاری زندگی ظالم اور مظلوم والی زندگی بن جائے گی (۔) تو جہاں ظالم ہے وہاں مظلوم بھی تو ہے۔ کسی ظالم نے کسی پہ ظلم بھی کیا ہے نا۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والے اور شکر گزار بندوں کا نہیں ہوگا بلکہ ایک حصہ ظلم کر رہا ہوگا ایک حصہ ظلم سہہ رہا ہوگا اور ظلم سہنے والا حصہ جب اس کو موقعہ ملے گا وہ ظالم بن جائے گا اور ایک دوسرا حصہ ظلم سہنے والا بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے متعلق جو سزا قرآن کریم میں بتائی ہے وہ تو بہرحال اس کو ملتی ہے لیکن اس معاشرے میں بھی ایک گند پیدا ہوگا۔

تیسری سزا یہ بتائی کہ (۔) وہ شخص یا وہ لوگ یا وہ معاشرہ یا وہ سیاسی اقتدار یا وہ اقتصادی ازم (ism) جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا ہے۔ (پس یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں)

چوتھی ان کی صفت ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ وہ فاسق ہیں اور معصیت کے کام کرنے والے ہیں وہ اپنے نیک کاموں سے اپنے نفسی پر (دینی) حسن نہیں چڑھانے والے بلکہ گندا معاشرہ پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہونے والے ہیں اور اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دو گے۔ انہیں توڑ دو گے۔ ان پر عمل نہیں کرو گے تو ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے گا جو فاسقوں کا معاشرہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم عبدالغفار شاکر صاحب عقب فضل عمر ہسپتال بعارضہ قلب علیل ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد علی صاحب ساکن والٹن روڈ لاہور کا سول ہسپتال لاہور میں معدہ میں السر کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم نور محمد صاحب آف اسلام پورہ سرگودھا یرقان کے مرض میں مبتلا ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کاداں ساکن کراچی جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کے چھوٹے بھائی تھے۔ مورخہ ۲۵ اپریل بروز ہفتہ رات ۸ بجے وفات پا گئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ افغانستان کی عبوری حکومت کے سربراہ صبغت اللہ مجددی نے اپنی کابینہ کے لئے ۲۵ قائمقام وزراء اور گیارہ اعلیٰ عہدیداروں کی فہرست جاری کی ہے ان میں سے صرف احمد شاہ مسعود کو مکمل وزیر بنایا گیا ہے باقی وزراء اور عہدیداروں کا تقرر قائم مقام کے طور پر کیا گیا ہے۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق افغانستان کے وزیر دفاع احمد شاہ مسعود نے مستقل جنگ بندی کے لئے حزب اسلامی کے رہنما حکمت یار کی شرائط مسترد کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب حکمت یار سے کوئی سنگین خطرہ نہیں ہے اور ان کی فوجوں کو جلد ہی اتنا پیچھے دھکیل دیا جائے گا کہ ان کے راکٹ کابل نہیں پہنچ سکیں گے۔

○ افغانستان کے شمال مشرقی حصے میں سیلاب سے ۱۹۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ دہلی کی جامع مسجد کے امام عبداللہ بخاری نے گذشتہ روز یہاں گورنر ہاؤس میں وزیر اعظم سے ملاقات کی جس میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔

○ کوئٹہ میں لسانی کشیدگی کے باعث کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کوئٹہ سمیت صوبے کے متعدد شہروں میں مکمل ہڑتال شہری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ متحارب گروپوں میں فائرنگ سے ۴ افراد زخمی ہو گئے۔

○ قومی اسمبلی کی قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سے مذاکرات میں سودے بازی نہیں کی جائے گی۔

○ آرمینیا اور آذربائیجان کے رہنما نگورنو کاراباخ کے تنازعہ پر جاری لڑائی کو بند کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔

○ سکھوں نے ہریانہ میں شراب کی ایک دکان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے کم از کم ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے جالندھر ریلوے لائن بھی اڑا دی۔ اسی طرح کے مختلف حادثات میں ۳۹ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ برطانیہ میں حکمران کنزرویٹو پارٹی نے بلدیاتی انتخابات میں بھی لیبر کو شکست دے دی ہے۔ لیبر کو لوکل کونسلوں کی ۶۴۳ نشستوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے جمعرات کو علیحدہ روسی فوج کے قیام کا اعلان کیا اور کہا کہ عارضی طور پر وہ خود فوج کے کمانڈر انچیف ہوں گے۔

○ جمعیت اسلامی افغانستان کے سربراہ برہان الدین ربانی نے مجددی حکومت کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کابینہ تشکیل دیتے وقت مجھ سے اور دیگر افغان لیڈروں سے مشورہ نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیں کابینہ میں زیادہ حصہ ملنا چاہیئے تھا۔

○ افغان ٹیلی ویژن کے اعلان کے مطابق افغان فوج کے سربراہ جنرل آصف دلاور اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے۔ وزیر دفاع احمد شاہ مسعود نے واضح کیا ہے کہ جن جرنیلوں نے نجیب کا تختہ الٹنے میں مدد دی تھی۔ ان کے لئے فوج میں جگہ ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پوری دنیا بھی ایٹمی معاہدے پر دستخط کر دے تو بھارت ایسا نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کبھی بھی کسی کی ماتحتی قبول نہیں کریگا۔

○ دفاعی پیداوار کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ بھارت کی فوجی طاقت کے پیش نظر پاکستان اپنا دفاعی بجٹ کم نہیں کر سکتا۔

○ سیاف کی اپیل پر اندرون سندھ بہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ تعلیمی ادارے کاروباری مراکز کے علاوہ بنک سرکاری و نیم سرکاری دفاتر بھی متعدد مقامات پر بند رہے۔

○ افغانستان میں شراب پر پابندی لگا دی گئی ہے پردہ کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ اور نجیب پر مقدمہ چلائے جانے کا امکان ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملکی حالات پر عبوری حکومت کا کنٹرول نہیں ہے ہر شخص ملیشیا کے خلاف ہے۔

○ بگٹی قبیلہ کے متحارب گروپوں کے درمیان خونی تصادم کے بعد سوئی میں بھی غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق ازبکستان تاجکستان اور کرغیزستان کے سربراہان نے پاکستان کے دورے کی خواہش ظاہر کی ہے اور امید ہے کہ جولائی، اگست میں ان تینوں ملکوں کے صدور پاکستان آئیں گے۔

خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپکی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا اور سخی بنائے گا آپ کو دوسروں کو دینے والا بنا دے گا آپ کو ایسا بنا دے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پہ جو خیمہ زن ہے انسان وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعے اسے وہ پہنچ رہا ہے۔

حضرت امام جماعت (الثانی)

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	12/-	BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	30/-	BABY GROWTH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	100/-	BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	100/-	DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس	35/-	BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	20/-	MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	50/-	MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	20/-	SLOW DENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	20/-	IRREGULAR TEETH CURE

● ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن ● تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
● مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
● لاہور:۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ● فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
● راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ● پشاور:۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر ● کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ ڈیشین اڈہ ● ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
● کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر کراچی ● حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ● سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
● گوجرانوالہ:۔ کیور یٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مفید اور مؤثر مشروبات

شربت فرحت افزاء:۔ لال شربتوں میں اعلیٰ ترین۔ گرمی میں جسم و روح کو تسکین دینے والا۔ بہترین ادویہ سے تیار کردہ

شربت بادام:۔ مقوی دماغ۔ مقوی بدن اور مسکن روح ہے۔ گرمی کے موسم میں مہمان نوازی کیلئے بہترین تحفہ۔ قیمت -/۳۰

شربت صندل:۔ مفرح اور مقوی روح و دماغ ہے۔ قیمت -/۲۵

شربت بزوری:۔ گرمی میں جگر کی حرارت دور کرتا اور یرقان وغیرہ جیسے موذی مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت -/۲۰

دیگر ہربل مشروبات

شربت فولاد، شربت تریاق جگر، شربت بنفشہ، شربت شہتوت، شربت مصفی، شربت زجرا، شربت انجبار۔ جنرل سٹورز کیلئے مال دستیاب ہے۔